



دفتر مقام معظم رہبری  
www.leader.ir

## رہبر معظم کی فلسطینی تنظیم جہاد اسلامی کے سربراہ رمضان عبداللہ سے ملاقات

11 /Feb/ 2009

فلسطینی تنظیم جہاد اسلامی کے سربراہ رمضان عبداللہ اور اس کے ہمراہ وفد نے رہبر معظم انقلاب اسلامی حضرت آیت اللہ العظمیٰ خامنہ ای سے ملاقات میں غزہ جنگ اور اس سے متعلق تحولات کے بارے میں جامع اور مکمل رپورٹ پیش کی۔

رہبر معظم نے اس ملاقات میں 22 روزہ جنگ میں اسلامی مقاومت اور غزہ کے عوام کی عظیم کامیابی پر مبارک باد پیش کرتے ہوئے فرمایا: جو کچھ غزہ میں رونما ہوا وہ درحقیقت معجزہ سے مشابہت رکھتا تھا۔

رہبر معظم نے غزہ جنگ میں کامیابی کو خداوند متعال کا لطف و اس کی مدد و نصرت کا نتیجہ قرار دیتے ہوئے فرمایا: غزہ کے حالات درحقیقت پروردگار متعال کے دست قدرت میں تھے جنہیں غزہ کے عوام، اسلامی مقاومت کے جہاد، پختہ عزم اور ایمان کے ذریعہ عینیت عطا ہوئی۔

رہبر معظم نے فرمایا: حق وانصاف یہ ہے کہ غزہ کے عوام نے اس جنگ میں اچھا امتحان دیا اور میدان جنگ میں موجود کمانڈر اور حکام بھی اپنے ٹھوس مؤقف اور باہمی اتحاد اور اچھے عمل کے ذریعہ اس امتحان میں کامیاب اور سرفراز ہوئے ہیں۔

رہبر معظم نے عالمی رائے عامہ کو بھی غزہ کے حوادث میں مؤثر اور اہم قرار دیتے ہوئے فرمایا: اس جنگ میں عالمی رائے عامہ اپنی طرف مبذول کرنا اسلامی مقاومت کی سب سے بڑی کامیابی تھی اور اس کامیابی کی وجہ سے فلسطین کے نام کو عالمی لغتنامہ سے حذف کرنے اور فلسطینیوں کو نامطلوب عنصر قرار دینے میں صہیونی دشمن کی تمام کوششیں ناکام ہو گئی ہیں۔



دفتر مقام معظم رہبری  
www.leader.ir

رہبر معظم نے عالمی رائے عامہ کے ساتھ ارتباط کو ضروری اور اہم قرار دیتے ہوئے فرمایا: غزہ جنگ کے اختتام کے بعد دشمن نفسیاتی اور تبلیغاتی جنگ کے ذریعہ اسلامی مقاومت کو غزہ کے عوام کے رنج و غم کا ذمہ دار قرار دینے کی کوشش کر رہا ہے اور دشمن کے اس شوم منصوبہ کا مقابلہ کرنا چاہیے۔

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے اسرائیلی حکومت کے روزافزون زوال کے آغاز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: امریکہ اور یورپ نے مشرق وسطیٰ پر اپنے تسلط کو قائم کرنے کے لئے اسرائیل کو وجود بخشا اور ساٹھ سال کے بعد حالت یہ ہو گئی ہے کہ صہیونی حکومت کی حفاظت کے لئے امریکہ اور یورپ سے جنگی کشتیاں اس کے ساحل پر کھڑی کی جاتی ہیں۔

رہبر معظم نے فلسطینی عوام کی کامیابیوں کا اصلی عنصر و عامل اسلام اور دین کو قرار دیا اور غزہ جنگ اور اس کے بعد کے حوادث کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: غزہ جنگ اور اس سے متعلق حوادث نے حق و باطل کے محاذ کو واضح و آشکار کر دیا اور منافقین کے چہرے بھی اس جنگ میں اچھی طرح نمایاں ہو گئے۔

رہبر معظم نے سیاسی مؤقف میں استحکام کو فوجی میدان میں کامیابی کو مضبوط بنانے کے لئے مؤثر قرار دیتے ہوئے فرمایا: سیاسی میدان میں بھی دشمن کے شرائط کے سامنے تسلیم نہیں ہونا چاہیے بلکہ اپنی طاقت پر اعتماد کرتے ہوئے فوجی میدان کی طرح دشمن کو سیاسی میدان میں بھی اپنے شرائط قبول کرنے پر مجبور کرنا چاہیے۔

رہبر معظم نے اختتام میں فلسطینی سرزمین کی مکمل آزادی کی امید کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: اب جبکہ الہی وعدوں کے علائم آشکار ہو گئے ہیں۔ ہمارا قطعی اور یقینی اعتقاد یہ ہے کہ اگر مقاومت جاری رہی تو مستقبل قریب میں فلسطینیوں کو مکمل فتح نصیب ہو جائے گی۔

اس ملاقات میں فلسطین کی جہاد اسلامی تنظیم کے سربراہ رمضان عبداللہ نے غزہ جنگ اور اس سے متعلق تحولات کے بارے میں رہبر معظم کی خدمت میں مفصل اور جامع رپورٹ پیش کرتے ہوئے کہا: میں فلسطینی عوام اور اسلامی مقاومت کی نمائندگی میں جناب عالی اور ایرانی عوام اور حکومت کی بے لوث و بے دریغ حمایت پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ غزہ جنگ میں کامیابی درحقیقت ایرانی عوام کی کامیابی ہے۔



رمضان عبداللہ نے کہا : صہیونی دشمن نے لبنان کی 33 روزہ جنگ میں اپنے تمام ضعیف نقاط کا جائزہ لینے اور تجربات کو کام میں لاتے ہوئے غزہ پر حملہ کیا لیکن اسے غزہ میں شکست ہوئی اور وہ اپنے اہداف تک نہیں پہنچ سکا۔

اسلامی جہاد تنظیم کے سربراہ نے کہا: غزہ جنگ میں اسرائیل نے صرف بچوں اور عورتوں کا قتل عام کیا ہے اسے فوجی محاذ پر کوئی کامیابی نہیں ملی، غزہ جنگ میں کامیابی سے ثابت ہو گیا ہے کہ اسرائیلی حکومت اب وہ حکومت نہیں رہ گئی جس نے 6 دن کی جنگ میں عربی ممالک کی فوج کو شکست سے دوچار کیا تھا اب اس کے زوال کا آغاز ہو گیا ہے۔

رمضان عبداللہ نے کہا: اسرائیل اور اس کے حامی یہ تصور کر رہے تھے کہ علاقائی سطح پر غزہ اسلامی مقاومت کا سب سے کمزور حلقہ ہے لیکن غزہ جنگ میں فوجی نابرابری کے باوجود اسلامی مقاومت کے ہاتھوں اسرائیل کی شکست سے عظیم تحول اور فلسطین کی مکمل فتح کے آثار نمایاں ہو گئے ہیں۔

رمضان عبداللہ نے ایمان، جہاد اور اسلامی عقیدے کو اسلامی مقاومت کی طاقت و قدرت کا اصلی عامل قرار دیتے ہوئے کہا: صہیونی دشمن، فوجی میدان میں شکست کھانے کے بعد اب سیاسی سطح پر اس کی تلافی و جبران کرنے کی کوشش میں ہے لیکن فلسطینی گروپ باہمی اتحاد اور ٹھوس و قاطع مؤقف کے ذریعہ صہیونی دشمن اور اس کے حامیوں کو سیاسی میدان میں بھی عقب نشینی اور پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیں گے۔